خیر التنویر فی حکم التصویر

مرتب

محمد مجتبیٰ رضا نشر غزالی

خير التنوير في حكم التصوير

کتاب کا نام	:	خیرالتنویر في حکم التصویر
مرتب کا نام	:	محمد مجتبی رضا نشرغزالي
سرورق ڈیز ائنر	:	مولانا غلام مصطفی رضا نظامي
نظرثاني	:	مولانا سمیع الله ساقي ضیائي، مولانا محمد رضا ثابت امجدي
کمپوزنگ	:	مولانا غلام مصطفی رضا نظامي
ناشر	:	تحریک خدام الاولیاء نیپال
رابطه ای میل	:	mrng313@gmail.com
عدد	:	
قیمت	:	

ملنے کے پتے:

1. تحریک علمائے سرلاہی
2. Aapkaqalam.com
3. Archive.org

نحمده و نصلی ونسلم علی رسوله الکریم اما بعد

فأعوذ باالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِہَتَکُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا وَّ لَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَ نَسْرًا

صدق الله العظیم و صدق رسوله النبی الکریم علیه الصلوۃ والتسلیم

کتاب وسنت اور صحبت صالحین سے دوری کے سبب امت مسلمه بے راه روی کا شکار ہو چکی ہے اس کے اندر طرح طرح کے فتنے جنم لے چکے ہیں اور لے رہے ہیں انہیں فتنوں میں سے ایک فتنه فتنۂ تصویر بھی ہے حرمت تصویر پر علمائے عرب و عجم نے بہت کچھ لکھا اور ہند و نیپال کے متعدد دار الافتاء سے اس کی حرمت پر فتواجات صادر کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن باوجود اس کے اس میں عوام تو عوام خواص کا بھی ابتلا عام ہے اور اسی صورت حال کو دیکھ کر بعض نا واقف ماؤُف الذہن افراد کو تصویر کے جواز کا شبه ہو جاتا ہے علماء کی تصاویر کے سلسلے نے جہاں عوام الناس کو آزمائش میں مبتلا کر رکھا ہے وہیں اس سے ایک امر حرام کو حلال سمجھنے کا رجحان بھی پیدا ہو رہا ہے جو انتہائی تشویش ناک اور خطرناک صورت حال ہے کیونکه حرام کو حرام اور حلال کو حلال سمجھنا ایمان کا لازمی جز ہے۔

احادیث مبارکه میں جیسا که وارد ہوا ہے که تصویر کشی حرام ہے اور حرام کو حرام سمجھنا ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین کا منکر کافر ہے آپ خود اندازه لگائیں که بروز محشر تصویر کشی کرنے والوں کا حشر کیا ہوگا۔ والله اعلم

مجلس احباب میں حلت تصویر پر اس طرح بحث ہوتی ہے گویا که حرمت تصویر قصۂ پارینه اور مسئله دیرینه ہونے کے سبب منسوخ و کالعدم ہو چکا ہے اور اس کی حرمت کے قائلین میں چند خشک دماغ مولویوں کے علاوه اب کوئی نہیں

احادیث مبارکه میں حرمت تصویر کو متعدد جگہوں پر بیان کیا گیا ہے جس پر بخاری و مسلم اور دیگر کتب احادیث شاہد ہے جب که حلت تصویر پر احادیث کریمه آپ کہیں نہیں پائیں گے

حجت کے لیے آیۃ قرآنی چند احادیث مبارکہ، اقوال علماء ربانیین ذکرکیا جا رہا ہے:

وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا

ترجمہ کنزالایمان:- بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور نہ سُوَاع اور یَغوث اور یَعوق اور نَسر کو

تفسیر:- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ حضرت نوح (علیہ السلام) کی قوم کے نیک اور پارسا لوگوں کے نام ہیں، جب وہ وفات پا چکے تو شیطان نے بعد والوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کہ جہاں یہ لوگ بیٹھتے تھے وہیں ان مجالس میں انہیں نصب کردو (یعنی قرینے سے انہیں کھڑا کر دو) اور جو ان کے نام (زندگی میں) تھے وہی نام رکھ دو، تو لوگوں نے (جہالت سے) ایسا ہی کیا۔ پھر کچھ عرصہ ان کی عبادت نہ ہوئی، یہاں تک کہ جب وہ تعظیم کرنے والے مر گئے اور علم مٹ گیا اور ہر طرف جہالت پھیل گئی تو پھر ان کی عبادت شروع ہو گئی۔[1]

احادیث مبارکہ:

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُوَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے ابوطلحہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصاویر ہوں۔ اور لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس سے

---

[1] صحيح البخاري
کتاب: لباس کا بیان
باب: تصویروں کا بیان
حدیث نمبر: ٥٩٤٩

سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے ابوطلحہ سے سنا، پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث نقل کی ہے۔[2]

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ

ترجمہ: ہم سے حمیدی عبد اللہ بن زبیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا اور ان سے مسلم بن صبیحہ نے بیان کیا کہ ہم مسروق بن اجدع کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے۔ مسروق نے ان کے گھر کے سائبان میں تصویریں دیکھیں تو کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کے پاس قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو سخت سے سخت تر عذاب ہوگا۔[3]

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

ترجمہ: ہم سے ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور انہیں عبد اللہ بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کو تم نے بنایا ہے اب اس میں جان بھی ڈالو۔[4]

---

[2] صحيح البخاري
كتاب: لباس کا بیان
باب: قیامت کے دن تصویر بنانے والے کے عذاب کا بیان
حديث نمبر: ٥٩٥٠

[3] صحيح البخاري
كتاب: لباس کا بیان
باب: قیامت کے دن تصویر بنانے والے کے عذاب کا بیان
حديث نمبر: ٥٩٥١

[4] صحيح البخاري
كتاب: لباس کا بیان
باب: تصویروں کے بچھانے کا بیان
حديث نمبر: ٥٩٥٤

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ

ترجمہ: ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا، ان دنوں مدینہ منورہ میں ان سے بڑھ کر عالم فاضل نیک کوئی آدمی نہیں تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن ابی بکر) سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سفر (غزوہ تبوک) سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے سائبان پر ایک پردہ لٹکا دیا تھا، اس پر تصویریں تھیں جب آپ ﷺ نے دیکھا تو اسے کھینچ کر پھینک دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ لوگ گرفتار ہوں گے جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں۔ عائشہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے پھاڑ کر اس پردہ کی ایک یا دو تو شک بنالیں۔[5]

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ

ترجمہ: ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ صدیقہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے آئے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے اس کے اتار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا۔[6]

[5] صحيح البخاري
کتاب: لباس کا بیان
باب: تصویروں کے بچھانے کا بیان
حدیث نمبر: ٥٩٥٥
[6] صحيح البخاري
کتاب: لباس کا بیان
باب: تصویروں پر بیٹھنے کی کراہت کا بیان
حدیث نمبر: ٥٩٥٧

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا هَذِهِ النُّمْرُقَةُ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ

ترجمه: ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے جویریہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ نے کہ انہوں نے ایک گدّا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ (اسے دیکھ کر) دروازے پر کھڑے ہوگئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ! میں نے جو غلطی کی ہے اس سے میں اللہ سے معافی مانگتی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ گدّا کس لیے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کے بیٹھنے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔[7]

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

ترجمه: ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے، کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے بیان کیا کہ ایک وقت پر جبریل (علیہ السلام) نے نبی کریم ﷺ کے یہاں آنے کا وعدہ کیا لیکن آنے میں دیر ہوئی۔ اس وقت پر نہیں آئے تو نبی کریم ﷺ سخت پریشان ہوئے

---

[7] صحيح البخاري
كتاب: لباس کا بیان
باب: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں
حديث نمبر: ٥٩٦٠

پھر آپ باہر نکلے تو جبریل (علیه السلام) سے ملاقات ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں نہیں جاتے جس میں تصاویر یا کتا ہو۔[8]

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ

ترجمہ: ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عون بن ابی جحیفه نے اور ان سے ان کے والد (وہب بن عبداللہ) نے کہ انہوں نے ایک غلام خریدا جو پچھنا لگاتا تھا پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خون نکالنے کی اجرت، کتے کی قیمت اور رنڈی کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے سود لینے والے، دینے والے، گودنے والی، گدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔[9]

حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَبْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سُئِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

ترجمہ: ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن ابی عروبه نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے نضر بن مالک سے سنا، وہ قتادہ سے بیان کرتے تھے کہ میں ابن عباس کے پاس تھا لوگ ان سے مختلف مسائل پوچھ رہے تھے۔ جب تک ان سے خاص طور سے پوچھا نہ جاتا وہ نبی کریم ﷺ کا حوالہ نہیں دیتے تھے پھر انہوں نے کہا کہ میں نے محمد ﷺ سے سنا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں تصویر

---

[8] صحيح البخاري
کتاب: لباس کا بیان
باب: تصویر بنانے والے پر لعنت کرنے کا بیان
حدیث نمبر: ٥٢٦٢

[9] صحيح البخاري
کتاب: لباس کا بیان
باب: جو شخص کسی چیز کی تصویر بنائے گا تو اسے قیامت کے دن تکلیف دی جائے گی کہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا
حدیث نمبر: ٥٩٦٣

بنائے گا قیامت کے دن اس پر زور ڈالا جائے گا کہ اسے وہ زندہ بھی کرے حالانکہ وہ اسے زندہ نہیں کرسکتا۔

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً

ترجمہ: ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے، کہا ہم سے عمارہ نے، کہا ہم سے ابوزرعہ نے کہا کہ میں ابوہریرہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں (مروان بن حکم کے گھر میں) گیا تو انہوں نے چھت پر ایک مصور کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر اسے یہی گھمنڈ ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک دانہ پیدا کرے، ایک چیونٹی پیدا کرے۔[10]

اس بات پر ہم سب کا اتفاق ہے کہ بندہ اللہ تعالی کی مخلوق جیسی کوئی مخلوق نہیں بنا سکتا، اور بندے کو احادیث میں تصویر کشی اور شکل بنانے سے روکا گیا ہے جو کہ اللہ تعالی کا خاصہ ہے، اگر کوئی نافرمان بندہ شکل بناتا ہے تو وہ اللہ تعالی کے عمل کی ظاہری طور پر مشابہت اپنا رہا ہے حقیقی طور پر نہیں۔

اقوال علماء ربانیین

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ارشاد فرماتے ہیں: " **قَالَ رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « إِنَّ البَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ » أَقُولُ: لَمَّا كَانَتِ التَّصَاوِيرُ فِيهَا مَعْنَى الْأَصْنَامِ وَقَدْ تَحَقَّقَ فِي الْمَلَاءِ الْأَعْلَى دَاعِيَةَ غَضَبٍ وَلَعْنٍ عَلَى الْأَصْنَامِ وَعَبَدَتِهَا وَجَبَ أَن يَتَنَفَّرَ مِنْهَا الْمَلَائِكَةُ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْمَالِهِم تُمَيِّلَ عَمَلُ الْمُصَوِّرِ بِالنُّفُوسِ الَّتِي تَصَوَّرَهَا**

[10] صحيح البخاري
كتاب: لباس کا بیان
باب: تصویریں توڑ دینے کا بیان
حدیث نمبر: ۵۹۵۳

فِي نَفْسِهِ وَآرَادَ مَحَاكَاتِهَا فِي عَمَلِهِ لِأَنَّهَا أَقْرَبُ مَا هُنَالِكَ وَظَهَرَ اِقْدَامُهُ عَلَى الْمَحَاكَاةِ وَسَعَيُهُ أَن يُبْلُغَ فِيهَا غَايَةَ الْمَدَى فِي صُورَةِ التكليف بأن ينْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

نبی ﷺ نے فرمایا: " جس گھر میں تصویر ہو، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے ۔" اور آپ ﷺ نے فرمایا : ہر تصویر بنانے والا آگ میں جائے گا اور ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک جاندار چیز بنائی جائے گی ، جو اس کو دوزخ میں عذاب دے گا ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: " جس نے کوئی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے تکلیف دی جائے گی کہ اس میں جان ڈالے مگر وہ جان نہیں ڈال سکے گا۔" بات دراصل یہ ہے کہ تصاویر میں بتوں کا مفہوم پایا جاتا ہے اور ملائے اعلیٰ میں بت اور بتوں کی پوجا کرنے والے غضب اور لعنت کے مستحق قرار پا چکے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ فرشتے اس سے نفرت کریں اور جب قیامت کے دن لوگ اپنے اپنے اعمال کے ساتھ جمع ہوں تو تصویر بنانے والے کا عمل ان اشخاص کی صورت اختیار کرے جن کا نقشہ اس نے اپنے دل میں کھینچا تھا اور عملاً اس کی نقل کرنے کا قصد کیا تھا۔ اس لیے ان کا صورت میں ہونا مناسب تر ہے اور اس کا ان کی نقل کرنے کا اقدام کرنا اور ان میں انتہا درجے کی کوشش اس تکلیف کی صورت میں ظاہر ہوگی کہ وہ اس میں جان ڈالے مگر وہ جان نہیں ڈال سکے گا۔[11]"

امام نووی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: " **قَالَ العَلَمَاءُ سَبَبُ امْتِنَاعِهِمْ مِنْ بَيْتٍ فِيهِ صُورَةٌ كَوْنُهَا مَعْطِيَةً فَاحِشَةً وَفِيهَا مُضَاهَاةٌ لِخَلْق اللَّهِ تَعَالَى وَبَعْضُهَا فِي صُورَةٍ مَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ تَعَالَى**

علماء نے کہا ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ یہ گناہ اور فحاشی کا کام ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کرنا ہے اور بعض تصویریں ان کی ہوتی ہیں جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے۔

[11] حجتہ اللہ البالغہ صفحہ ۵۸۲ از مکتبہ کتب خانہ شان اسلام

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: " قَالَ الْعُلَمَاءُ تَصْوِيرُ صُورَةِ الْحَيَوَانِ حَرَامٌ بِكُلِّ حَالٍ وَسَوَاءٌ كَانَ فِي ثَوْبٍ أَوْ بِسَاطٍ أَوْ دِرْهَمٍ أَوْ دِينَارٍ أَوْ فَلْسٍ أَوْ إِنَاءٍ أَوْ حَائِطٍ أَوْ غَيْرِهَا فَأَمَّا تَصْوِيرُ مَا لَيْسَ فِيهِ صُورَةُ حَيَوَانٍ فَلَيْسَ بِحَرَامٍ

علماء نے کہا ہے کہ کسی جاندار کی تصویر بنانا ہر حال میں حرام ہے خواہ وہ تصویر کپڑے میں ہو یا بچھونے میں، درہم میں ہو یا دینار میں ، پیسے میں ہو یا کسی برتن میں، دیوار میں ہو یا اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ، بہر حال اس کا بنانا حرام ہے، البتہ جاندار کے سوا کسی بے جان چیز کی تصویر بنانا حرام نہیں۔

" علامہ بدرالدین عینی رقم طراز ہیں: وَفِي التَّوْضِيحِ ، قَالَ اَصْحَابُنَا وَ غَيْرُهُمْ تَصْوِيْرُ صُورَةِ الْحَيَوَانِ حَرَامٌ أَشَدَّ التَّحْرِيمِ وَهُوَ مِنَ الْكَبَائِرِ وَسَوَاءٌ صَنَعَهُ لِمَا يَمْتَهِنُ أَولِغَيْرِهِ فَحَرَامٌ بِكُلِّ حَالٍ لأَنَّ فِيهِ مَضَاهَاةٌ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَ سَوَاءٌ كَانَ فِي ثَوْبٍ أَوْ بِسَاطٍ أَوْ دِينَارٍ أَوْ دِرْهَمٍ أَوْ فَلَسٍ أَوْ إِنَاءٍ أَوْ حَائِطٍ وَ إِمَّا مَا لَيْسَ فِيهِ صُورَةُ حَيْوَان كَالشَّجَرِ وَنَحْوِهِ فَلَيْسَ بِحَرَامٍ وَ سَوَاءٌ كَانَ هذَا كُلُّهُ مَا لَهُ ظِلُّ وَمَا لَا ظِلَّ لَهُ وَبِمَعْنَاهُ قَالَ جَمَاعَةُ الْعُلَمَاءِ مَالِكٌ وَالثَّورِيُّ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَغَيْرُهُمْ وَقَالَ الْقَاضِي إِلَّا مَا وَرَدَ فِي لَعَبِ الْبَنَاتِ وَكَانَ مَالِكٌ يَكْرَهُ شِرَاءَ ذَلِكَ

اور توضیح میں ہے کہ ہمارے اصحاب اور دوسرے علماء کہتے ہیں کہ کسی جاندار چیز کی تصویر بنانا حرام ہی نہیں بلکہ سخت حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے خواہ بنانے والے نے اسے کسی استعمال کے لیے بنایا ہو، جس میں اس کی تذلیل ہو یا کسی دوسری غرض کے لیے، ہر حال میں تصویر کشی حرام ہے کیونکہ اس میں اللہ کی تخلیق سے مشابہت ہے۔ اسی طرح تصویر خواہ کپڑے میں ہو یا فرش میں، دینار میں ہو یا درہم میں، پیسے میں ہو یا کسی برتن میں یا دیوار میں بہر حال اس کا بنانا حرام ہے۔ البتہ جاندار کے سوا کسی دوسری چیز مثلاً درخت وغیرہ کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے ۔ ان تمام امور میں تصویر کے سایہ دار ہونے یا نہ ہونے (یعنی مجسم یا غیر مجسم) سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ یہی رائے امام مالک ،سفیان ثوری اور امام ابو حنیفہ اور دوسرے علماء کی ہے۔ قاضی عیاض کہتے ہیں کہ اس سے لڑکیوں کی گڑیاں مستثنی ہیں مگر امام مالک ان کے خریدنے کو نا پسند کرتے تھے۔

مزید تفصیل کے لیے امام نووی کی شرح مسلم اور علامہ حضرت مولانا عبد الرحمن محدث مبارکپوری کی جامع ترمذی کی شرح کا مطالعہ مفید رہے گا

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت فاضل بریلوی رحمته اللہ تعالیٰ علیه سے تصویر کے متعلق دریافت کیا گیا آپ اس کے تحت فرماتے ہیں

شرع نے تصویر حرام فرمائی اور کسی طریقه ساخت کے ساتھ حکم کو مقید نه فرمایا، نه کسی خصوصیت طریقه کو اس میں دخل، نه فوٹو بے اس کے عزم و فعل و حرکات کے خود بخود بن سکے، دستی و عکسی میں صرف تخفیف عمل کا فرق ہے جیسے پیادہ اور ریل۔ جہاں جانا شرعًا حرام ہے پیادہ وریل دونوں یکساں ہیں۔ وہ نہیں کہہ سکتا که اس میں مجھے پاؤں کو حرکت دینی نه پڑی نه منزل منزل ٹھہرتا گیا، بالجمله تصویر عکس و دستی کے بنانے ، رکھنے سب باتوں کے احکام قطعا ایک ہیں اور فرق کی کوئی وجه نہیں، عرف ہی کو دیکھیے، کیا جو تصویر بنانی عرفاً توہین و بےحیائی اور قانونی جرم ہے وہ عکسی بنا سکتا ہے اور وہی عذر کر سکتا ہے که بے قلم و روشنائی اور بے ہاتھ لگائے بنائی، ہرگز نہیں، تو ظاہر ہوا که عکسی ہونے سے تصویر کے مقاصد میں کچھ فرق نہیں آتا بلکه بسا اوقات کچھ زیادت ہی ہو جاتی ہے اور شئ اپنے مقاصد ہی کے لحاظ سے ممنوع یا مشروع ہوتی ہے،

مزید ایک جگه یوں فرماتے ہیں

جاندار کی تصویر بنانا مطلقا حرام ہے، جو اسے جائز کہے شریعت پر افتراء کرتا ہے گمراہ ہے مستحق تعزیر وسزائے نار ہے تصویر رکھنا تین صورتوں میں جائز ہے: ایک یه که چہرہ کاٹ دیا ہو یا بگاڑ دیا ہو۔ دوسرا یه که اتنی چھوٹی ہو که زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نظر نه آئے۔ تیسرے یه که خواری وذلت کی جگه پڑی ہو جیسے فرش پا انداز میں ورنه رکھنا بھی حرام، ہاں غیر جاندار مثل درخت و مکان کی تصویر کھینچنا رکھنا سب جائز ہے۔[12]

---

[12] مزید تفصیل کے لیے فتاویٰ رضویه جلد بیست و چہارم صفحه ٥٦ تا ٦٤٣ مطالعه فرمائیں

علامه شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ عربی سابق رئیس الجامعة الاسلامیه مدینة المنورة و سابق صدر رابطه عالم اسلامی سعودی عرب کا فتویٰ " **فإن التصوير الشمسي، وإن لم يكن مثل المجسّد من كل وجه ؛ فهو مثله في علة المنع ، وهي إبراز الصورة في الخارج بالنسبة إلى المنظر، ولهذا يوجد في كثير من المصورات الشمسية ما هو أبدع في حكاية المصور حيث يقال : هذه صورة فلان طبق الأصل . وإلحاق الشيء بالشيء لا يشترط المساواة من كل وجه كما هو معلوم . وهذا لو لم تكن الأحاديث ظاهرةً في التسوية بينهما ، فكيف وقد جائت أحاديث عديدة واضحة الدلالة في المقام. وقد زعم بعض مجيزي التصوير الشمسي أنه نظير ظهور الوجه في المرآة و نحوها من الصقيلات و هذا فاسد ؛ فإن ظهور الوجه في المرآة ونحوها شيء غير مستقر، و إنما يُرى بشرط بقاء المقابلة، فإذا فَقَدَتِ المقابلة فَقَدَ ظهور الصورة في المرآة ونحوها بخلاف الصورة الشمسية ؛ فإنها باقية في الأوراق و نحوها مستقرةً فإلحاقها بالصورة المنقوشة باليد أظهر وأوضح وأصح من إلحاقها بظهور الصورة في المرآة ونحوها ؛ فإن الصورة الشمسية وبدو الصورة في**

تصویر کشی اگرچہ ہر لحاظ سے مجسمے کی طرح نہیں ہے۔ لیکن منع کی علت میں اس کے مشابہ ہے اور وہ علت منظر کے لحاظ سے خارج میں صورت کا ظاہر کرنا ہے ، اسی وجہ سے بہت سی شمسی تصاویر میں آدمی کی نقل بہت ہی عمدہ نظر آتی ہے، جس کی وجہ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اصل کے مطابق فلاں کی صورت ہے اور جیسا کہ معلوم ہے، ایک چیز کو دوسری چیز سے لاحق کرنے میں تمام اعتبار سے برابر ہونا کوئی شرط نہیں ہے۔ یہ بات تو اس صورت میں ہے جب کہ احادیث دونوں قسم کی تصاویر کے مابین برابری ہونے میں ظاہر نہ ہوں۔ پھر کیا خیال ہے۔ جب کہ متعدد احادیث اس مقام میں واضح الدلالت بھی وارد ہوئی ہیں؟ اور بعض شمسی تصویر کو جائز کہنے والوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ یہ شمسی تصویر آئینہ وغیرہ صاف وشفاف چیزوں میں دکھائی دینے والے چہرہ کی طرح ہے اور یہ بات فاسد ہے۔ کیوں کہ آئینہ وغیرہ میں چہرے کا دکھائی دینا ایک غیر مستعفر چیز ہے، اس میں اس وقت دکھائی دیتا ہے، جب کہ ایک دوسرے کے مقابل ہوں اور جب ایک دوسرے میں تقابل نہ رہے، تو یہ دکھائی دینا بھی ختم ہو جاتا ہے ، بخلاف شمسی تصویر کے کہ وہ اوراق وغیرہ پر قائم رہ جاتی ہے، لہذا اس کو ہاتھ سے نقش کی ہوئی تصویر سے ملحق قرار دینا بنسبت آئینہ کی

تصویر کے زیادہ ظاہر و واضح اور اصح ہے۔ کیوں کہ شمسی تصویر اور شفاف چیزوں میں اجسام کے ظاہر ہونے میں دو طرح فرق ہے۔ ایک: استقرار و بقا میں اور دوسرے عمل و کام سے تصویر کے حاصل ہونے میں[13]

شیخ محمد بن ابراھیم الشیخ نے ایک اور موقعے پر لکھا ہے۔ **"وهذا يعم تصوير كل مخلوق من ذوات الأرواح من آدميين وغيرهم، ولا فرق أن تكون الصورة مجسدة أو غير مجسدة ، وسواء أُخِذَتْ بالآلة أوبالأصباغ والنقوش أو غيرها ، لعموم الأحاديث ومن زعم أن الصورة الشمسية لا تدخل في عموم النهي ، وأن النهي مختص بالصورة المجسمة وبما له ظل فزعمه باطل؛ لأن الأحاديث عامة في هذا ، ولم تفرق بين صورة وصورة وقد صرح العلماء بأن النهي عام للصور الشمسية وغيرها كالإمام النووي والحافظ ابن حجر رحمهما الله وغيرهما۔**

یہ حرمت کا حکم ہر جان دار مخلوق کی تصویر کو عام ہے، خواہ وہ انسان ہو یا کوئی اور مخلوق اور احادیث کے عموم کی وجہ سے اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ تصویر مجسمہ ہو یا غیر مجسمہ ہو اور خواہ وہ کسی آلے سے لی گئی ہو یا رنگوں یا نقش وغیرہ سے بنائی گئی ہو، سب کا حکم ایک ہے اور جس نے یہ خیال کیا کہ شمسی تصویر منع کے حکم میں داخل نہیں اور یہ کہ منع ہونا مجسم صورت اور سایہ دار چیزوں کی تصویر کے ساتھ خاص ہے۔ تو اس کا خیال باطل ہے۔ کیوں کہ احادیث اس سلسلے میں عام ہیں، جو ایک قسم اور دوسری قسم میں کوئی فرق نہیں کرتیں اور علماء جیسے امام نووی اور حافظ ابن حجر رحمہما اللہ وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ یہ منع کا حکم شمسی و غیر شمسی تصویر سب کو شامل ہے۔

مندرجہ بالا احادیث، اقوال علماء ربانیین اور دیگر دلائل کے ذریعے نیم روز کی طرح تصویر کی حرمت واضح ہو جاتی ہیں , اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر ہمیشہ سے امت کا اتفاق رہا ہے ۔ اور جو اختلاف ہے وہ اس بات میں ہے کہ تصویر بنانے کے جدید ذرائع فوٹوگرافی , مووی میکنگ وغیرہ کا کیا حکم ہے؟ کچھ اہل علم کی رائے یہ ہے کہ یہ تصاویر نہیں ہیں بلکہ یہ

---

[13] فتاویٰ و رسائل الشیخ محمد بن ابراهیم

عکس ہے , اور عکس کے جواز میں کوئی شک نہیں۔ لہذا فوٹو گرافی اور مووی میکنگ جائز اور مشروع عمل ہے۔

جبکہ اہل علم کا دوسرا گروہ اسے بھی تصویر ہی سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تصویر کی جدید شکل ہے۔ چونکہ تصویر کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ لہذا فوٹو گرافی اور مووی میکنگ ناجائز و حرام ہے ۔

اہل علم کا ایک تیسرا گروہ یہ رائے رکھتا ہے کہ یہ تصویر ہی ہے۔ لیکن بامر مجبوری ہم دین کی دعوت و تبلیغ کی غرض سے ویڈیو کا استعمال کر سکتے ہیں۔ یعنی اس تیسری رائے کے حاملین نے ویڈیو کو اصلاً مباح اور حلال قرار نہیں دیا ہے بلکہ بامر مجبوری حلال کہا ہے۔

سب سے پہلے تو یہ بات سمجھ لیں کہ عکس اور تصویر میں کیا فرق ہے؟ عکس اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک معکوس سامنے موجود ہو اور جونہی معکوس سامنے سے غائب ہو جائے عکس بھی غائب ہو جاتا ہے ۔ اور پھر پانی، آئینہ یا جس چیز پر بھی عکس دیکھا گیا ہے دوبارہ اس چیز پر وہ عکس کبھی نہیں دیکھا جاسکتا جب تک کہ معکوس کو دوبارہ اس کے روبرو نہ کیا جائے ۔ اور تصویر در اصل اسی عکس کو محفوظ کر لینے کا نام ہے کیونکہ مصور کسی بھی چیز کو دیکھتا ہے تو اس چیز کا عکس اسکی آنکھیں اس کے دماغ میں ظاہر کرتی ہے پھر اس کے ہاتھ اس عکس کو کسی کاغذ , چمڑے , لکڑی یا پتھر وغیرہ پر محفوظ کر دیتے ہیں تو اس کا نام تصویر ہو جاتا ہے جس کی حرمت پر احادیث دلالت کرتی ہیں اور تمام امت مسلمہ جس کی حرمت پر متفق ہے ۔ اختلاف صرف واقع ہوا ہے تو جدید آلات سے بنائی جانے والی تصاویر پر لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہی بات سمجھ آتی ہے کہ ان آلات یعنی کیمرہ وغیرہ سے بنائی جانے والی تصاویر بھی تصاویر ہی ہیں عکس نہیں کیونکہ اس جدید دور میں جس طرح اور بہت سے کام مشینوں سے لیے جانے لگے ہیں اسی طرح تصویر سازی کا عمل بھی جدید آلات کے سپرد ہو گیا ہے۔ ان کیمروں سے تصویر کھینچنے والا اب اپنے ہاتھوں سے صرف اس مشین کا بٹن دباتا ہے جس کے بعد وہ سارا کام جو زمانئہ قدیم میں ہاتھوں سے ہوتا تھا اس سے کہیں بہتر انداز میں وہ مشین اس کام کو اب سر انجام دے دیتی ہے۔

نیز بعض افراد کی یہ تحقیق کہ اس جدید دور میں کیمروں میں فرق آگیا ہے کہ پرانے کیمروں میں ریل اور فلم ڈالی جاتی تھی، پھر فوٹو کھینچا جاتا تھا، اس کے بعد اس کو دھوکر تصویر بنتی تھی۔ لیکن اب ڈیجیٹل کیمرے آگئے ہیں، جن میں فلم نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ عکس کو الیکٹرونک طریقے سے جذب کرتے ہیں اس تحقیق اور نظریہ کو درست مان بھی لیا جائے تو اس سے نفسِ مسئلہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کیوں کہ یہ بات مسلّم ہے کہ کسی شئ کے حلال یا حرام ہونے میں اس کے ذرائع و آلات کا کوئی اعتبار نہیں، اگر کوئی چیز حرام ہے، تو اس کا وجود ہاتھوں سے ہوا ہو، یا سانچوں اور مشینوں کے ذریعے، اگر وہ حرام ہے تو اختلافِ آلات کی بنا پر اس میں کوئی فرق نہیں آتا، مثلاً شراب چاہے دیسی مٹکوں میں بنائی جائے یا جدید آلات و مشینوں کے ذریعے ، بہر صورت اگر اس میں نشہ ہے تو حرام ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کو تلوار سے قتل کرے، یا جدید آلۂ جارحہ سے کل نفس ذائقة الموت کا مصداق بنائے، یا پھانسی پر لٹکا کر جان لے، یا زہر کھلا کر مارے، یا کرنٹ لگا کر روح کو جسم سے جدا کرے، یا زہر کا انجیکشن دے کر عقبیٰ کی طرف روانہ کرے، ان سب صورتوں کو قتل ہی کہیں گے۔ لہٰذا تصویر سازی جو کہ حرام ہے، وہ کسی بھی ذریعے سے ہو حرام ہی کہلائے گی اور جس طرح کاغذ پر اترنے کے بعد یہ تصویر حرام ہے، اسی طرح جس وقت اس کے اصل کو کیمرے کی ڈسک میں محفوظ کیا جارہا ہو تو عملاً اس کا حکم بھی تصویر محرم کا حکم ہوگا، چاہے محفوظ ہونے والی شکل ابتداءً ذرات کی شکل میں ہی کیوں نہ ہو۔

رہی تیسرے گروہ کی بات تو وہ بھی بالکل غلط ہے کیونکہ اضطرار میں ممنوعہ کاموں کو سر انجام دینے کی جو رخصت اللہ نے دی ہے اس میں بھی قید لگائی ہے کہ "**غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ**" نیز فرمایا "**غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ**" یعنی بوقت اضطرار , بقدر اضطرار ممنوع وحرام کی رخصت ہے، وقت اضطرار کے بعد یا قدر اضطرار سے زائد نہیں! اور پھر شریعت نے لفظ " ضرورة " نہیں بلکہ " اضطرار" بولا ہے۔ اور فقہی قاعدہ " **الضرورات تبيح المحظورات**" انہیں آیات سے مستفاد ہے اور اس میں بھی لفظ ضرورت کا معنی اضطرار ہی ہے ۔

اضطرا ہوتا کیا ہے؟ یہ سمجھنے کے لیے ہم انہیں آیات پر غور کریں جن میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو بات بہت واضح ہو جاتی ہے ۔ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے : " **إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِوَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيرِاللهِ فَمَنِ اضْطُرَّغَيرَبَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَلا إِثْمَ عَلَيهِ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ**

رَّحِيمٌ " اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سُور کا گوشت اور وہ جانور حرام کئے ہیں جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام بلند کیا گیا تو جو مجبور ہو جائے حالانکہ وہ نہ خواہش رکھنے والا ہو اور نہ ضرورت سے آگے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ،بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اس آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بھوک کی وجہ سے اگر کوئی شخص مجبور ہو جائے اور اس کی دسترس میں کوئی حلال چیز نہ ہو , اور بھوک کی بناء پر اسکی زندگی کو خطرہ لاحق ہو اور حرام کھانے سے اسکی جان بچ سکتی ہو تو اسکے لیے رخصت ہے کہ جس قدر حرام کھانے سے اس کی جان بچ سکتی ہے صرف اس قدر حرام کھالے اس سے زائد نہ کھائے , پیٹ بھرنا شروع نہ کردے اور پھر دوبارہ اس حرام کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھے۔

جبکہ دین کی دعوت و تبلیغ کے لیے یہ کوئی مجبوری نہیں کہ ویڈیو بنائی جائے۔ اور دعوت دین ویڈیو کے ذریعہ نہیں آڈیو کے ذریعہ ہی ہوتی ہے حتی کہ ویڈیو میں نظر آنے والے عالم دین کی تصویر لوگوں کو راہ راست پر لانے کا باعث نہیں بنتی بلکہ اس کی آواز میں جو دلائلِ کتاب وسنت مذکور ہوتے ہیں وہ کسی بھی شخص کے راہ ہدایت اختیار کرنے یا حق بات پر عمل کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

یاد رہے کہ ہم مطلقاً ویڈیو یا تصاویر کے خلاف نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی صاحب علم مطلقاً تصویر یا ویڈیو کو ناجائز کہہ سکتا ہے کیونکہ ممنوع صرف ذی روح جانداروں کی تصاویر ہیں , بس ویڈیو میں ذی روح کی تصاویر نہ ہوں تو اس کی حلت میں کسی قسم کا کوئی اشکال باقی نہیں رہتا ہے۔ مذکورہ بالا دلائل کی رو سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ تصویر کی جدید ترین تمام تر صورتیں ناجائز ہیں ان صورتوں میں سے کسی کو بھی اپنا کر ذی روح کی تصویر کشی نہیں کی جا سکتی ہے اور یہ تصاویر ہی ہیں عکس نہیں , اور دعوت دین کے بہانے انہیں اضطرار قرار دینا فہم کا سہو ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ھداھم اللہ تعالیٰ الی الحق

(مرتب کا مختصر تعارف)

عزیزم حافظ مجتبیٰ رضا نشر غزالی متعلم: "جامعۃ الرضا" بریلی شریف یوپی (مدیر اعلی سہ ماہی آزاد قلم) بڑے ہی خلیق، شفیق اور ملنسار ذی شعور و ذی علم انسانوں میں سے ایک ہے علماء و حفاظ کے ساتھ بڑے ہی تواضع و محبت کے ساتھ پیش آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو اساتذہ کا نور نظر بنایا اوروہ بلند مقام عطا فرمایا کہ بارہ سال کے عمر میں حفظ قرآن کی تکمیل کی اور اس کے بعد ہی سے تحریری میدان میں سر گرم دیکھائی دینے لگے۔

اس طرح اپنے فکر و نظریات کو حالات حاضرہ کے تناظر میں کئی مقالات کے اندر قلم بند کیا جس میں "اندھیر نگری میں کانا راجا اور صحت اللہ تعالی کا بہت بڑا تحفہ ہے" قابل شتائس ہے۔

عزیزم کے اندر فکر و نظریات بلند تر ہونے کی وجہ سے حفظ قرآن کے زمانے میں ہی مسلک و ملت کا درد، قوم کی رہنمائی، دین متین کی خدمت، مسلک و ملت کے نظریات کا تحفظ، اسلاف کے کارناموں کو اجاگر کرنا اور قوم کی اصلاح کا خیال ذہن کے دریچے میں گردش کرنا شروع کر دیا تھا جس کو عمل میں لانے کے لیے ۲۹ جنوری ۲۰۲۳ء بروز اتوار کو اہل سنت کی آواز پاسبان فکر رضا بنام "سہ ماہی آزاد قلم" کو وجود بخشا جو تاحنود جاری ہے اور اپنے مقاصد اصلیہ پر کام کر رہی ہے۔

کتبہ
غلام مصطفی رضا نظامی
بست پور سرلاہی نیپال
مؤرخہ: ۲۰۲۳/۰۸/۰۸ م